حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ ۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

میدان سرسبز ہیں اور میوے پک چکے ہیں اب آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔(۱)

چھٹیں محرم

علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ ابن زیاد اسی طرح دستے پہ دستے بھیجتا رہا یہاں تک کہ کربلا میں حسین کے خلاف عمر بن سعد کے پاس تیس ہزار سوار اور پیادے جمع ہو گئے۔ابن زیاد نے ابن سعد کو خط لکھا کہ ﴿انی لم اجعل لك علّة فی کثرة الخیل والر جال فانظر لا أصبح و لا أمسی الّا وخبركَ عندی غدوة وعشیّته﴾ کہ میں نے سواراور سواریوں کو کثیر تعداد میں بھیج کر تمھارے لئے کوئی بہانہ نہیں چھوڑا ہے اب تم ہر صبح وشام مجھے حالات سے مطلع کرتے رہو۔محرم کی چھٹیں تاریخ تھی جب ابن زیاد نے ابن سعد کو قتل حسین کا شدت سے حکم دیا۔(۲)

کوفہ کی صورتِ حال

مورخین کے مطابق کوفہ والوں کا عام رویہ یہ تھا کہ وہ حسین سے جنگ کرنے سے انتہائی متنفر تھے۔جب بھی کسی کو جنگ کے لئے کوفہ سے روانہ کیا جاتا وہ کچھ دور جا کر واپس آ جاتا۔دینوری کے مطابق ابن زیاد کثیر افراد کو جنگ کے لئے بھیجتا تھا لیکن چونکہ لوگ امام حسین ؑ سے جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ اس سے متنفر تھے لہٰذا بہت کم افراد کربلا پہنچتے تھے۔یہ دیکھ کر ابن زیاد نے سوید بن عبدالرحمان منقری کو جاسوسی پر معین کیا کہ جو بھی کربلا جانے سے گریز کرے اسے حاکم کے پاس لایا جائے۔سوید بن عبدالرحمٰن ایک شامی کو پکڑ کر ابن زیاد کے پاس لے گیا۔یہ شامی کوفہ کی چھاؤنی سے کسی کام کے سلسلہ میں باہر نکلا تھا۔ابن زیاد کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا اس کے بعد کسی نے جنگ سے گریز کی ہمت نہیں کی۔(۳)

۱۔ شبث بن ربعی نبوت کا دعویٰ کرنے والی عورت سجاح کا مؤذن تھا۔پھر مسلمان ہوا۔حضرت عثمان اور حضرت علی کے مؤیدین میں رہا پھر خارجی ہو گیا پھر خارجیت سے تائب ہو گیا۔امام حسین علیہ السلام کو خط لکھنے والوں میں شامل تھا اور بعد میں آپ کے قتل میں شریک ہوا۔امام حسین کے قتل کی خوشی میں کوفہ میں چار منحوس وملعون مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ان میں سے ایک کا بانی یہی شبث تھا۔یہ مختار کے قتل میں بھی شریک تھا۔سن ۸۰ ہجری کے قریب کوفہ میں مرا۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۸۶، الفتوح ج ۵ ص ۹۰

۳۔ الاخبار الطوال ص ۲۵۴